السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے ''تم طلاق'' تو کیا اس کی بیوی مطلقہ ہوجائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل مسئلہ یہ ہے کہ طلاق، نکاح اور رجوع اگر مذاقاً بھی کہے تو ہوجاتی ہیں، جیسا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ترمذی (کتاب الطلاق)، ابوداود وغیرہ میں یہ حدیث حسن سند کے ساتھ وارد ہوئی ہے:

((ثلاث جدھن جد وہزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ))

''تین چیزیں ایسی ہیں ان کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور ان کا مذاق بھی حقیقت ہے، نکاح، طلاق، رجوع۔''

لیکن آں جناب نے جو صورت تحریر فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ ''تم طلاق'' آپ کی زبان سے غلطی سے نکل گئے ہیں جیسا کہ نحو کی کتاب میں بدل غلط کی مثال دی جاتی ہے کہ کسی کو کہنا یہ ہے کہ جاء زید لیکن نکل گیا، جاء حمار پھر اس کا تدارک کرتے ہوئے حمار کے بعد زید کہے، خطا میں اور مذاق میں فرق ہے۔ مذاق میں ان الفاظ کے نکلنے کا ارادہ تو ہوتا ہے لیکن وہ دل میں یہ ارادہ کرتا ہے کہ یہ الفاظ میں مذاق سے کہہ رہا ہوں لیکن خطا میں تو ان الفاظ کے کہنے کا نہ خطاء نہ مذاقاً ارادہ ہی نہیں ہوتا بلکہ زبان کی سبقت سے نکل جاتے ہیں اور اس کا کوئی اعتبار نہیں بموجب حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً:

((إن اللہ تجاوزلی عن أمتی الخطا والنسیان وما استکرہوا علیہ))(رواہ ابن ماجہ)

''میری امت سے اللہ تعالی نے تین چیزیں درگزر فرمائی ہیں غلطی، بھول چوک اور زبردستی۔''

لہذا اس سے کوئی طلاق وغیرہ واقع نہیں ہوگی۔ پھر صحیح طور پر جو الفاظ آپ کی زبان سے نکل گئے وہ تھے ''تم طلاق'' یہ جملہ نہ تمام ہے یہ اس طرح بھی ہوسکتا ہے ''تم طلاق چاہتی ہو'' وغیرہ وغیرہ اگر بالفرض یہ الفاظ دانستہ طور پر کہے تھے تب بھی آپ کی نیت پر منحصر ہوگا اگر نیت یہ تھی کہ تم طلاق یافتہ ہو تو طلاق ہوجائے گی لیکن دوسرے الفاظ سے طلاق نہیں ہوئی لہذا اگر آں جناب کی واقعتاً نیت تھی کہ ''تم طلاق یافتہ ہو'' تو پھر طلاق واقعہ ہوگی لیکن رجعی ہوگی جو عدت کے اندر اس سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 460

محدث فتویٰ